THE DAILY ALFAZL QADIAN

جلد ۲۹ | ۱۵ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۵۹ ھ | ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۱

کلب یموت علےٰ کلب والا الہام

اور

بدخواہ دشمن کی نامرادی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

میرے اس مضمون کے عنوان کی عربی عبارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ جو آپ کو ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ کلب یموت علےٰ کلب۔ یعنی وُہ کتا ہے۔ اور کتے کے عدد پر مرے گا۔ جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں۔ یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا۔ تب اسی سال کے اندر اندر راہئی ملک بقا ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۱۸۴)

یہ الہام ایک معروف اور معلوم شخص کے متعلق تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تشریح صاف بتا رہی ہے۔ کہ یہ الہام آپ کے کسی معلوم اور معروف دشمن کے متعلق ہے۔ مگر آپ نے مصلحتاً اس کا نام ظاہر نہیں فرمایا۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ "ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے مجھے خبر دی" صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ کوئی معین اور معلوم شخص ہے۔ ورنہ الفاظ یہ ہونے چاہیئے تھے۔ کہ کسی شخص کے متعلق مجھے یہ خبر دی گئی ہے۔ مگر یہ الفاظ نہیں رکھے گئے۔ بلکہ کسی شخص کی بجائے ایک شخص کے الفاظ رکھے گئے ہیں۔ جو اُردو کے عام محاورہ میں صرف معلوم الاسم شخص کی صورت میں بولے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم نہ ہوتا۔ تو جیسا کہ آپ کا طریق تھا۔ آپ اس الہام کی تشریح میں اس قسم کے الفاظ زیادہ فرما دیتے۔ کہ معلوم نہیں۔ یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے۔ یا یہ کہ اس الہام کی کوئی تفہیم نہیں ہوئی۔ وغیر ذالک۔ مگر آپ نے ایسے کوئی الفاظ نہیں لکھے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ یہ الفاظ فلاں شخص کے متعلق ہیں۔ اسی طرح آپ کی تشریحی عبارت کا مجموعی اسلوب بھی اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ یہ شخص آپ کے نزدیک معلوم و معروف ہے ؛

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کا نام معلوم ہونے کے باوجود اسے ظاہر کیوں نہیں کیا۔ تاکہ الہام کی صداقت یا عدم صداقت کو پرکھا جاسکتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک سابقہ الہام میں اس الہام کی تشریح موجود تھی۔ اور دونوں الہاموں کے ملانے سے بات واضح ہو جاتی تھی۔ اس لئے آپ نے دانستہ اس الہام کی مزید تشریح سے احتراز فرمایا۔ تاکہ سمجھنے والے سمجھ بھی جائیں۔ اور کسی شخص کی بلاوجہ دلآزاری بھی نہ ہو۔ اور وُہ سابقہ الہام یہ ہے۔

یموت و یبقیٰ منہ کلاب متعددۃ

(تذکرہ صفحہ ۱۳۷)

"یعنی یہ شخص (جس کا اوپر کی عبارت میں ذکر موجود ہے) مرے گا۔ اور اس کے پیچھے کئی کتے کی سیرت رکھنے والے لوگ جو اس کے ہم رنگ ہوں گے، باقی رہ جائیں گے"

الہام پورا ہو چکا

یہ سابقہ الہام بعد والے الہام سے کافی عرصہ پہلے یعنی ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا۔ پس جبکہ الہام کلب یموت علےٰ کلب سے پہلے ایک واضح الہام ایک معین شخص کے متعلق ہو چکا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پہلے الہام کی تشریح میں اس شخص کا نام لیکر ذکر فرما چکے تھے۔ تو ان حالات میں یہ ہرگز ضروری نہیں تھا۔ کہ دوسرے الہام کی تشریح میں اس کا نام لیکر بلاوجہ دل آزاری کی جاتی۔ پس جس طرح کہ خدا تعالےٰ نے دوسرے الہام میں نام لینے کے بغیر صرف اشارہ سے ذکر فرمایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی صرف اشارہ پر اکتفا کی۔ اور پہلے الہام کی اجمالی تصریح کو کافی خیال کرتے ہوئے مزید تشریح نہیں فرمائی۔ چنانچہ دُنیا دیکھ چکی ہے۔ کہ یہ ہر دو الہام اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہوئے اور مرنے والا باون سال کی عمر میں مر کر راہئی ملک بقا ہوگیا۔ اور اس کے پیچھے کئی بھونکنے والے کتے اب تک بھونک بھونک کر دُنیا کو ان الہاموں کی صداقت کی طرف توجہ دلا رہے ہیں (مزید تفصیل کے لیئے دیکھو تذکرہ صفحہ ۱۳۷ و صفحہ ۱۸۴)

اہل پیغام کی طرف سے انتہائی دل آزاری

خیر یہ تو جو کچھ تقدیر الہٰی کے ماتحت ہونا تھا۔ وُہ ہوگیا۔ مگر اہل پیغام کی جسارت اور انتہائی دل آزاری ملاحظہ ہو۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ کلب یموت علےٰ کلب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کرکے یہ خوشی منا رہے تھے۔ کہ نعوذ باللہ اس الہام میں کلب سے مراد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اور یہ کہ آپ کی وفات آپ کی عمر کے باون سال کے اندر اندر وقوع میں آجائے گی۔ آغاز اس فتنہ کا اس طرح ہوا۔

کہ ایک صاحب شیخ غلام محمد جو مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ اور پہلے اہل پیغام کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اور اب ادھر سے الگ ہو کر جماعت مبایعین اور غیر مبایعین ہر دو کو اپنے مطاعن کا نشانہ بناتے رہتے ہیں انہوں نے اپنی مخصوص دماغی کیفیت سے متاثر ہو کر یہ آواز اٹھائی۔ کہ کلب یموت علی کلب کا الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق ہے۔ اور یہ کہ آپ اس الہام کے مطابق باون سال کی عمر کے اندر اندر ہلاک ہو جائیں گے۔ گو پردہ رکھنے کے لئے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ معلوم نہیں اس سے جسمانی ہلاکت مراد ہے یا کہ مقاصد کی موت (دیکھو رسالہ شیخ غلام محمد صاحب مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء) اس مجنونانہ بڑ کو اپنے مفید مطلب پا کر غیر مبایعین نے بھی ہوشیاری کے ساتھ اپنا پہلو بچاتے اور سونہہ چھپاتے ہوئے اس مکروہ پروپیگنڈا میں اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک ایسے الہام کا نشانہ بنانا چاہا۔ جو ایک اشد ترین معاند سلسلہ اور دشمن خدا سے تعلق رکھتا تھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غیر مبایعین کا انتہائی عناد

اس گندے اور ناپاک پروپیگنڈے کا نتیجہ تو وہی ہوا کہ جو ہونا تھا کہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون کے فرمان کے مطابق ان لوگوں کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔ کیونکہ آج خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے تھے اپنی عمر کے باون سال مکمل کرکے علی رغم انف اعداء ترپن سال کے آغاز میں کامرانی و بامرادی کا پرچم لہراتے ہوئے قدم رکھ رہے ہیں۔ مگر غیر مبایعین نے جو اب تک بھی بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے اس حد تک بغض و عناد پیدا ہو چکا ہے۔ کہ وہ ان الہامات کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پر چسپاں کرنے سے دریغ نہیں کرتے جو احمدیت کے اشد ترین دشمنوں کی تباہی سے تعلق رکھتے ہیں۔

غیر مبایعین کا سراسر جھوٹا اور باطل ادعا

غیر مبایعین نے اسی بات پر اکتفا نہیں کی۔ کہ ایک ایسے شخص کے پیچھے لگ کر جس کی دماغی کیفیت سے وہ خوب آگاہ تھے اس الہام کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کیا۔ اور پھر آپ کی عمر کے باون سال کی گھڑیاں گن گن کر خوشی کے خواب دیکھنے لگے۔ بلکہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق ہماری دعا کی تحریکوں کو بھی استہزا کی نظر سے دیکھ کر یہ طعن دینا شروع کیا۔ کہ گویا ہم لوگ اس مزعومہ پیشگوئی سے خائف ہو کر لرزہ براندام ہو رہے ہیں۔ اور ہماری دعا کی تحریک اسی خوف پر مبنی ہے۔ اگر میری یہ اطلاع درست ہے۔ تو یہ ایک انتہا درجہ کی گری ہوئی ذہنیت ہے۔ جس میں جھوٹ اور دل آزاری ہر دو کا پورا پورا خمیر پایا جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دعا کی تحریک شیخ غلام محمد کی نام نہاد پیشگوئی اور اس پر اہل پیغام کی حاشیہ آرائی کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ جیسا کہ ہمارے مضامین میں بار بار تصریح کی گئی تھی۔ یہ تحریک ان خوابوں کی وجہ سے تھی۔ جو جماعت کے بعض افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بارے میں دکھائی گئی تھیں۔ اور گو خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات ان کا تعلق آخری تقدیر کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ کسی درمیانی معلّق تقدیر کے ساتھ ہوتا ہے لیکن چونکہ دوسرے پہلو کا امکان بھی ہوتا ہے۔ اس لئے سنت اللہ کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازئ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔

اس بات کا ثبوت کہ یہ دعا کی تحریک شیخ غلام محمد مدعی مصلح موعود یا اہل پیغام کی بیان کردہ پیشگوئی کی وجہ سے ہرگز نہیں تھی۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت اور بعض احباب جماعت کی خوابوں کی وجہ سے تھی یہ ہے کہ یہ دعا کی تحریکات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت کے شائع ہونے کے بعد کی گئیں۔ جو آخر جولائی ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی (دیکھو الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء) حالانکہ شیخ غلام محمد کا رسالہ جس میں ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہلاکت کی خبر دی گئی تھی فروری ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا تھا۔ (دیکھو شیخ صاحب کا رسالہ "خلیفہ قادیان کے جشن منانے کی دو جھوٹی خوشیاں" مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء) پس اگر دعاؤں کی تحریک کا باعث شیخ غلام محمد والا مضمون یا اہل پیغام کا پروپیگنڈا ہوتا تو چاہیئے یہ تھا۔ کہ یہ تحریک فروری یا زیادہ سے زیادہ مارچ ۴۰ء سے ہی شروع ہو جاتی مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت کے بعد آخر جولائی میں جا کر شروع ہوئی۔ اور اس بارے میں میرے مضامین تو اس سے بھی بعد یعنی اکتوبر ۱۹۴۰ء میں آکر شائع ہوئے۔ اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی وصیت میں صراحتاً یہ ذکر کیا تھا۔ کہ بعض دوستوں کو میرے متعلق اس قسم کی خوابیں آئی ہیں کہ میرا زمانہ وفات قریب ہے۔ اس لئے گو خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور صدقہ و خیرات سے معلّق تقادیر ٹل بھی جاتی ہیں لیکن چونکہ بہرحال ہر شخص نے بالآخر مرنا ہے۔ اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ اپنی طرف سے ایک وصیت لکھ کر شائع کر دوں۔ اسی طرح میرے مضامین میں بھی اپنے دوستوں کی خوابوں کی طرف ہی اشارہ تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اہل پیغام کا یہ ادعا کہ دعاؤں کی تحریک مزعومہ پیشگوئی سے خائف ہونے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ ایک سراسر جھوٹا اور باطل ادعا ہے جو اپنی دلآزاری میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔

دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جائے

میرے اس نوٹ سے ہمارے دوستوں کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دعا کی تحریک اب تک قائم ہے۔ اور گو خدا کے فضل سے بدخواہ دشمن نامرادی کو پہونچ چکا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری دعا کی تحریک دوسری وجوہات پر مبنی ہے اس لئے احباب کو ان خاص دعاؤں کا سلسلہ اب بھی جاری رکھنا چاہیئے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ صلح ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پیچش کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو چکروں کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بہ خیر و عافیت ہے۔

بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے صحیح بخاری کا درس شروع فرما دیا ہے ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا :۔ (۱) خان محمد ناصر الدین صاحب لاہور ایم۔ اے کے امتحان میں شریک ہونے والے ہیں۔ (۲) مولوی بذل الرحمٰن صاحب بریلی بعارضہ بخار و درد سینہ بیمار ہیں دعا کی جائے۔

تبلیغی ٹریکٹ :۔ جماعت احمدیہ سیدوالا نے تبلیغی ٹریکٹ ۱۵ شائع کیا ہے۔ جو دوست تبلیغ کے خواہاں مفت ٹریکٹ حاصل کرنا چاہیں۔ وہ خرچ ڈاک بھیجکر سیکرٹری تبلیغ سیدوالا سے منگالیں۔ خاکسار شیر محمد سیکرٹری

44

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابن مریم ہونے کا دعویٰ

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مشن سے کوئی احمدی ناواقف نہیں۔ آپ عجیب و غریب تاویلات اور تحریفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاف اور واضح تحریرات کے مفہوم کو بگاڑ کر اور سیاق و سباق کو حذف کر کے اس رنگ میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ جس سے عام لوگوں کو دھوکہ لگ سکے۔ اس قسم کی ایک تازہ مثال میں وہ اشتہار پیش کیا جاتا ہے۔ جو مولوی صاحب نے قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقسیم کرایا اور جسے پھر ۳-جنوری کے "اہلحدیث" میں شائع کیا۔ اس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف حسب ذیل الفاظ منسوب کئے ہیں:-

"اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ احمدی دوستو! ازراہِ مہربانی قرآن مجید کی سورۃ۔ آیت۔ اور رکوع کا حوالہ دے کر الفاظ نقل کر دیجئے۔ جہاں مرزا صاحب کے نام کی حیثیت سے لفظ ابن مریم آیا ہو۔ بتانے سے پہلے خود مرزا صاحب کا یہ شعر ملاحظہ کر لیجئے۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہ شعر صاف بتا رہا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد اور ابن مریم دو ہستیاں الگ الگ ہیں"

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو دعوےٰ ہے۔ وہ حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں نقل کر دینا ہی مولوی صاحب کی اس دھوکہ دہی کے اظہار کے لئے کافی ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"کتاب براہین احمدیہ میں اوّل خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ اور پھر فرمایا کہ میں نے اس مریم میں صدق کی رُوح پھونکنے کے بعد اس کا نام عیسےٰ رکھدیا گویا مریمی حالت سے عیسےٰ پیدا ہوگیا۔ اور اس طرح میں خدا کے کلام میں ابن مریم کہلایا۔ اس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے۔ اور وہ میرے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ وہ مریم عیسےٰ سے حاملہ ہوگئی۔ اور اب ظاہر ہے۔ کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی رُوح پھونک دی ہے۔ اور خدا کا کلام باطل نہیں ضرور ہے۔ کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو۔ اور خوب غور کر کے دیکھ لو۔ اور دُنیا میں تلاش کر لو۔ کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دُنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورۃ تحریم میں خاص میرے لئے ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ کہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا۔ دیکھو سورۃ تحریم الجزو ۲۸ - (ترجمہ) اور دوسری مثال اس امت کے افراد کی مریم عمران کی بیٹی کی ہے۔ جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ تب ہم نے اس کے پیٹ میں اپنی قدرت سے رُوح پھونک۔ یعنی عیسےٰ کی رُوح۔ اب ظاہر ہے کہ بموجب اس آیت کے اس امت کی مریم کو پہلی مریم کے ساتھ تب مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس میں بھی عیسےٰ کی رُوح پھونک دی جائے۔ جیسا کہ خدا نے خود رُوح پھونکنے کا ذکر بھی اس آیت میں فرمادیا ہے۔ اور ضرور ہے۔ کہ خدا کا کلام پورا ہو۔ پس اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں۔ میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا۔ اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا۔ کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے رُوح پھونک دی۔ اور پھر رُوح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسےٰ قرار دیا۔ پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں۔ میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ اور مریم میں اپنی طرف سے رُوح پھونک دی جس سے میں عیسےٰ بن گیا"

(براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۳۸ - ۳۳۷)

پھر سورۃ تحریم کی اسی آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا۔ کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا۔ پھر اس میں عیسےٰ کی رُوح پھونکی جائے گی۔ تب مریم میں سے عیسےٰ نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات میں سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسےٰ ہونے کا بچہ دیا۔ اور اس طرح وہ ابن مریم کہلائے گا۔ ..... پس اس لحاظ سے میں عیسےٰ بن مریم کہلایا۔ کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی۔ ......

یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے۔ جو قرآن شریف یعنی سورۃ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور براہین احمدیہ میں سورۃ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالےٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۸ - ۴۷)

یہ ہے وہ دعوےٰ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اور حضور کے ان الفاظ کی کہ "اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا۔ تو میں جھوٹا ہوں۔" یہ تشریح ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب سے مخفی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے اسے کئی بار بیان فرمایا ہے۔ اگر مولوی صاحب حضور کے ان الفاظ کے ساتھ یہ تشریح بھی شائع کر دیتے۔ تو کسی کو مغالطہ میں نہ ڈال سکتے تھے۔ لیکن ان کی غرض چونکہ مغالطہ دینا ہی تھی۔ اس لئے ایک سیدھی سادی بات کو پیچدار طریق سے پیش کیا۔

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "مرزا غلام احمد صاحب اور ابن مریم دو ہستیاں الگ الگ ہیں" اس سے انکار کس کو ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہاں فرمایا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک ہی ہستی ہیں۔ حضور کا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے پہلے مجھے مریمی صفات سے مرصّع فرمایا۔ اور پھر عیسوی صفات بخشیں۔ اور اس طرح میں ابن مریم بنا۔

جو درجہ اپنے لئے تجویز کروگے اس کے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پاؤ گے

۱- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے یہ ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی طیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اسکی تائید ہوچکی ہے۔ اور سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ یہ انکی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اسکی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔

۲- کئی لوگ اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم نے پہلے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کس طرح کم کریں۔ حالانکہ شرائط کے ماتحت ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو شخص السابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو۔ ایسا خیال کرنا نادانی اور ثواب کی ہتک ہے۔ ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

۳- اگر کسی نے پہلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں۔ اس لئے وہ رُکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ اگر وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچسو کے برابر ہیں اور اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ اپنے لئے تجویز کرتا ہے اسکے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پائیگا" اگر آپ نے ابھی تک سال ہفتم کا وعدہ نہیں کیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد بالا پڑھ کر عمل کریں۔ یاد رکھیں۔ کہ قربانیاں ہی ہیں جن کے سبب ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

سورۃ فاتحہ کی دُعا اور ترقی درجاتِ ایمان

خدا کی صفات میں سے ایک صفت الرحیم ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وُہ کسی کی سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے مطابق صحیح نتیجہ مترتب کرتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنی دُنیا کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور صحیح ذرائع اختیار کرتا ہے۔ تو وہ دُنیا کو پا لیتا ہے۔ اور اگر ایک شخص ترقیٔ ایمان کے سامان تلاش کرتا ہے۔ اور اپنے دین کی تکمیل چاہتا ہے۔ تو خدا اس کے ایمان میں ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے دین کو مکمل کر دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت سے لوگ خدا کے ظاہری اور جسمانی قانون کو تو خوب سمجھتے ہیں۔ لیکن باطنی اور روحانی قانون سے آنکھیں بند کرکے گزر جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ظلمنٰھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون (نحل پ ۱۴) کہ ہم تو لوگوں پر ظلم نہیں کرتے۔ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ میں انسان کی روحانی ترقی کے سامان موجود ہیں۔ اور مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی گئی ہے۔ کہ "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی ہمیں بھی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔" (کشتی نوح) اور مسلمانوں کو تلقین کی گئی۔ کہ وہ دعا کیا کریں کہ "اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گزر چکے ہیں۔ ان سب کے کمالات ہم میں جمع کر۔" (حقیقۃ الوحی) پس اس دعا کے ہوتے ہوئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کے لئے ترقیٔ ایمان کے سامان نہیں کئے گئے۔

اگر یہ سوال ہو کہ سورۃ فاتحہ میں تو منعم علیہم بندوں میں داخل کئے جانے کی دُعا سکھلائی گئی ہے۔ درجات ایمان کا تو اس میں ذکر نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ (نساء پ ۵) سے بالصراحت ثابت ہے۔ کہ منعم علیہم گروہ چار ہیں۔ یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح۔ اور "امت محمدیہ کے لئے خدا کی طرف سے یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ)

سو سورۃ فاتحہ کی دُعا بتاتی ہے کہ خدا کی فرمودہ ہدایات کے مطابق عمل کرکے انسان صالح بن سکتا ہے۔ شہید بن سکتا ہے صدیق بن سکتا ہے۔ اور نبی بن سکتا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ مذکورہ درجات ایمانیہ کا حصول ممکن ہے۔ امت محمدیہ کے ہزارہا اولیاء ابدال اور اقطاب کا وجود ہے۔ ۱۳۰۰ سال گزشتہ میں کوئی وقت ایسا نہیں گزرا۔ کہ خدا رسیدہ لوگوں کا وجود نہ پایا جائے۔ اور اگر صحابہ کے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں نے اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی کی اور خدا کی شریعت پر عمل کرکے اعلےٰ مدارج روحانیہ حاصل کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

کم محدث مستنطق العیدان
قد صار منا محدث الرحمٰن

اس بیان سے اس بات کا بھی رد ہو جاتا ہے۔ جو بعض لوگ سورہ فاتحہ کی برکات میں سے درجہ نبوت کے امکان کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"اگر اھدنا الصراط المستقیم کو حصول نبوت کی دعا مانا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی دعا قبول نہ ہوئی۔" (تفسیر بیان القرآن صنا)

جبکہ امت محمدیہ میں ہزارہا اولیا ابدال اور اقطاب ہوئے۔ اور صلحاء امت کا ایک سواد اعظم نظر آتا ہے۔ تو کیا اسی کا نام دعا کی عدم قبولیت ہے۔ کیا سورہ فاتحہ میں صرف یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ ہمیں نبی بنا۔ یا نبوت کے انعام کے ساتھ صدیقیت شہادت اور صالحیت کے انعامات بھی ہیں۔ اور اگر دعا کے نتیجہ میں امت محمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے تین قسم کے انعامات سے متمتع کیا گیا تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی کی دُعا قبول نہیں کی گئی۔ ہاں اگر یہ کہا جائے۔ کہ نبی کوئی نہیں ہوا۔ تو یہ خدا کی نعمت کی ناشکر گزاری ہے۔ خدا نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔"

(بدر ۵ رمارچ ۱۹۰۸ء)

نیز فرماتے ہیں:۔ "میں ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸-۲۹)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وُہ بھی ہُوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۲۸)

پس سورۃ فاتحہ کی دُعا ایسی بابرکت دُعا ہے۔ کہ مسلمان اس پر جتنا بھی خوش ہوں اور فخر کریں بجا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بھی سورۃ فاتحہ کی برکات میں سے ہے۔ آپ کے ذریعہ لاکھوں لوگ ہدایت پا گئے۔ اور انہوں نے حقیقت ایمان اور حقیقت اسلام کو پا لیا۔ اور اب بھی ہر سال ہزارہا لوگ آپ کے خلفاء کے ذریعہ اس روحانی چشمہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور روحانیات میں ترقیات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن کئی ہیں جن کو خدا نے موقعہ دیا۔ کہ وہ روحانی مدارج حاصل کر لیں۔ مگر وُہ دُنیا کے پیچھے پڑ کر اصل مقصود کھو بیٹھے۔

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

رفعہ اللہ الیہ کے معنی ازروئے علم تعبیر

تعبیر الرؤیا ایک روحانی علم ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ایک پاکیزہ میراث ہے۔ جو روحانی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ سلف صالحین میں سے بہت سے لوگوں نے آیات و احادیث سے استنباط کرکے خوابوں کی تعبیر بیان کی ہے۔ اور اس ضمن میں بہت سی کتب تالیف ہوئی ہیں۔ علامہ ابن شاہین نے ایک رسالہ "کتاب الاشارات فی علم العبارات" کے نام سے تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ تعطیر الانام جلد ۲ کے حاشیہ پر مصر میں طبع ہُوا ہے۔ اس رسالہ میں صلب کی تعبیر پر لکھا ہے۔

رؤیا الصلب فی المنام علی ثلاثۃ اوجہ۔ صلب مع الحیاۃ وصلب مع الموت وصلب مع القتل فمن رأی انہ صلب حیاً أصاب رفعۃ وشرفا لقولہ تعالیٰ وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ومن رأی انہ صلب میتاً أصاب غنأ فی الدنیا من فساد دین ومن رأی انہ صلب مقتولاً یکذب فی تلک الرفعۃ (برحاشیہ تعطیر الانام جلد ۲ صـ۱۲۳)

یعنی خواب میں صلیب پر چڑھنے کو دیکھنا تین طرح سے ہوتا ہے (۱) زندہ رہنے کی صورت میں صلیب پر چڑھنا (۲) مردہ ہونے کی صورت میں صلیب پر چڑھنا (۳) مقتول ہونے کی صورت میں صلیب پر چڑھنا پس جو شخص یہ دیکھے کہ وہ زندہ ہی صلیب پر لٹکایا گیا ہے اسے عزت و بڑائی حاصل ہوگی۔ اس کی دلیل اللہ تعالےٰ کا قول وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ہے۔ اور جو شخص یہ دیکھے۔ کہ وہ مردہ صلیب پر لٹکایا گیا ہے۔ اسے دین کو خراب کرکے دنیاوی عزت ملیگی۔ اور جو شخص دیکھے کہ اسے مقتول ہونے کی حالت میں صلیب پر لٹکایا گیا ہے۔ وہ اس عزت کے متعلق جھوٹ بولیگا۔

اس اقتباس میں "صلب مع الحیاۃ" کی جو تعبیر بیان کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے جو دلیل ذکر کی گئی ہے وہ دونوں قابل غور ہیں۔ اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ صاحب کتاب علامہ ابن شاہین اور صاحب قول علامہ ابوسعید الواعظ کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ مگر وہ صلیب پر سے زندہ ہی اتار لئے گئے تھے۔ آیت میں فقرہ وما قتلوہ یقیناً اس پر دلالت کر رہا ہے۔ گویا حضرت مسیح کے لئے صلب مع الحیاۃ واقع ہُوا ہے صلب مع الموت واقع نہیں ہُوا۔ آیت وما صلبوہ میں اسی صلب کی نفی ہے۔ دوسری بات اس جگہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ بل رفعہ اللہ الیہ کے معنی آسمان پر جانے کے ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ اس جگہ رفع سے مراد صرف عزت و مرتبت کا حصول ہے۔ اسی بناء پر معبرین بحالت زندگی صلیب پر لٹکائے جانے کی تعبیر یہ کرتے ہیں کہ وہ شخص عزت و رتبہ پائیگا۔ اس حوالہ سے ایک طرف رفعہ اللہ الیہ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر زندہ ہی لٹکایا گیا۔ اور زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

اللہ تعالیٰ منذر خوابوں کو رد کرسکتا ہے

انبیاء کرام و سید الانبیاء آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کا مطالعہ کرکے انسان کو ایک غیر معمولی یقین اس بات کا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرتیں لا انتہا ہیں۔ اور وہ اپنی تقدیروں پر بھی غالب ہے۔ قرآن کریم میں جو اس کی شان یمحو اللہ ما یشاء و یثبت آئی ہے اس کا ایک نظارہ اس رنگ میں دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ وہ جس تقدیر کو چاہتا ہے دوسری تقدیر سے مٹا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے سے یقین کامل ہو جاتا ہے کہ فی الواقعہ اللہ تعالےٰ ایسی ہستی ہے۔ جو اپنی قدرتوں میں بے مثال اور وہ اپنی تقدیروں پر غالب ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی حدبندی نہیں۔ یہ درست ہے کہ وہ اپنی سنت اور قانون نہیں بدلتا۔ لیکن وہ اپنی تقدیروں کو بدل دیتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے قائم کر دیتا۔ اور جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سخت بیمار ہے۔ چنانچہ میں نے وہ خواب کئی لوگوں کے پاس بیان کئے۔ جن میں سے اب تک بعض زندہ موجود ہیں۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ وہ برادر مرحوم سخت بیمار ہوئے۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے ایک بزرگ جو فوت ہو چکے تھے۔ میرے بھائی کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کی طرف چلے گئے۔ اور ان کے مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اس کی تعبیر یہ تھی۔ کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ اس اثناء میں ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ یہانتک کہ وہ مشت استخوان رہ گئے۔ چونکہ میں ان سے محبت رکھتا تھا۔ مجھے ان کی حالت کی نسبت سخت قلق ہوا۔ تب میں نے ان کی شفاء کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کی اور اس توجہ سے میرے تین مقصد تھے۔ اوّل میں یہ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ ایسی حالت میں میری دعا رجناب الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں (۲) دوسرے یہ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ کیا خدا کے قانون قدرت میں ہے۔ کہ ایسے سخت بیمار کو بھی اچھا کر دے (۳) تیسرے یہ کہ کیا ایسی منذر خواب جو ان کی موت پر دلالت کرتی تھی رد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سو جب میں دعا میں مشغول ہوا۔ تو تھوڑے ہی دن ابھی دعا کرتے گذرے تھے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرا بھائی مرحوم پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کسی اور چیز کے اپنے مکان میں چل رہا ہے۔ اور اس بارے میں ایک الہام بھی تھا۔ جس کے الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ غرض اس خواب اور الہام کے مطابق جو میری دعا کے قبول ہونے پر دلالت کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کو شفا بخشی۔ اور اس کے بعد پندرہ برس تک پوری تندرستی کے ساتھ وہ زندہ رہے"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نشان اس بات کا یقین پیدا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی تقدیروں کو بدل دیتا ہے۔ دور کر دیتا ہے۔ اور اس قسم کے حالات کو دور کرکے ایک نئی زندگی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی منذر خوابیں جو کسی کی موت پر دلالت کرتی ہوں ٹل سکتی ہیں۔ یہ ہے وہ قادر مطلق خدا جو اپنی بے شمار اور بے انتہاء قدرتوں کے ذریعہ اس زمانہ میں پھر ظاہر ہوا۔ اور جیسے ہر مشکل اور ضرورت کے وقت پکارنے کا ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ایسے قادر مطلق خدا کے حضور اسی جوش اور جذبہ کے ساتھ التجی کریں۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بھائی کے لئے کی۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے غیر معمولی قدرتوں کا نمونہ دکھائے گا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بعض منذر خوابوں کی بناء پر اپنی وصیت شائع فرما چکے ہیں۔ حضور کی اس وصیت کو پڑھ کر ہر ایک مخلص احمدی نے مضطربانہ طور پر دعائیں کیں اور کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذکورہ بالا نشان بتاتا ہے۔ کہ اگر ہم فی الواقعہ حقیقی محبت۔ جوش۔ بے قراری اور اضطراب کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ تو یقین کامل ہے کہ ہمارا خدا ہم پر اپنے فضل کی بارش برسائے گا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو لمبی عمر عطا کرے گا۔

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد۔ مبلغ مشرقی افریقہ

خدا کی راہ میں انتہائی تکالیف اٹھانے کے باوجود شہادت کی تمنّا رکھنے والے مرحوم کے حالات

خاکسار کے والد مولوی محمد یحییٰ الدین صاحب مبلغ ضلع کوہاٹ نے جب احمدیت قبول کی۔ تو ساتھ ہی ہمارے گاؤں کے ایک اور شخص نے بیعت کی۔ مگر اس راہ میں مصائب کی برداشت نہ دیکھ کر وہ شخص تو احمدیت سے مرتد ہو گیا۔ والد صاحب مرحوم نہ صرف خود خدا کے فضل سے احمدیت پر قائم رہے بلکہ دوسروں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے جس کی وجہ سے مخالفین نے آپ کو کئی مرتبہ زدوکوب کیا۔ کئی دفعہ قاتلانہ حملے کئے۔ آخر ۱۹۱۵ء میں جب مخالفین کے مظالم حد سے بڑھ گئے۔ تو آپ اپنے وطن سے ہجرت کرکے مع اہل و عیال ایک دوسرے علاقہ میں مولوی احمد گل کے پاس چلے گئے۔ مگر وہاں بھی دشمنوں نے چین نہ لینے دیا۔ ایک روز آپ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے کہ غیر علاقہ کے مسلح آدمیوں نے پہلے تو اس گاؤں میں لوٹ مار کی۔ اور پھر مسجد کے باہر کھڑے ہو کر رائفلوں سے فائر کئے۔ اس وقت ایک گولی آپ کو لگی۔ اور آپ کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ اور وہ زخم یہانتک لا علاج ہو گیا۔ کہ ڈاکٹروں کو آپ کے ہاتھ کی ہڈی کاٹنی پڑی۔ ایک مرتبہ جب آپ رات کو سوئے ہوئے تھے۔ تو کسی ظالم نے آپ کے سر پر کلہاڑی مار کر زخمی کر دیا۔ کئی مرتبہ دوران سفر میں جب کہ آپ تبلیغ کرتے تھے۔ مخالفین نے زدوکوب کیا۔ آپ کے مال مویشی کا بھی احمدیت کی وجہ سے لوگوں نے بہت نقصان کیا۔ تیار شدہ فصل کاٹ لیتے آپ کے بدن اور سر وغیرہ پر بہت سے زخموں کے نشانات تھے جو مخالفین کی وحشت کا ثبوت تھے۔ جسم کی بہت سی ہڈیاں لوگوں کے مارنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھیں۔ مگر جتنی آپ کو اذیتیں پہونچائی جاتیں۔ اتنا ہی آپ صبر و استقلال کا بہترین نمونہ دکھاتے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ تبلیغ احمدیت میں منہمک رہتے۔ باوجودیکہ آپ کے جسم کا ہر حصہ زخموں کی وجہ سے چور تھا۔ مگر جب آپ فوت ہونے لگے تو نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کاش مجھے شہادت نصیب ہو جاتی۔

آپ کے حسن اخلاق کا یہ حال تھا۔ کہ بلاقید مذہب و ملت ہر ایک کے ساتھ نرمی حسن سلوک اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ زہد و تقویٰ پرہیزگاری۔ اور نماز تہجد کے لحاظ سے دوسروں کے لئے بہترین نمونہ تھے۔ جب نماز پڑھتے تو نہایت رقّت اور سوز و گداز سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے۔ قادیان دارالامان اکثر اوقات جاتے۔ اور جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہوتے۔ اکثر یہ دعا کرتے۔ کہ اے خدا مجھے آخر دم تک تبلیغ کی توفیق دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ تو میں ایک ماہ کی چھٹی پر گھر میں ہی موجود تھا۔ مجھے مخاطب کرکے فرمایا تمہیں ایک بات بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ میرا آخری وقت آگیا ہے۔ صرف ۱۲ دن رہ گئے ہیں۔ تین چار دن کے بعد جب میری رخصت ختم ہو گئی۔ تو مجھے مجبوراً آپ سے اجازت لے کر اپنی ملازمت پر جانا پڑا ۱۲-۱ ستمبر ۱۹۴۰ء کو میرے بھائی صاحب میرے پاس آئے۔ اور آکر بتایا کہ والد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون گویا جس طرح کہا تھا۔ اسی طرح ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ آپکے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق بخشے۔

خاکسار عبد الحمید ابن حضرت مولوی محمد یحییٰ الدین صاحب مرحوم

مسئلہ خلافت پر غیر مبائعین کے اعتراضات کے جوابات

(۴)

گدی بنانے کا اعتراض

نواں اعتراض غیر مبائعین کی طرف سے یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے انجمن کے اختیارات خلیفہ کو دے دینا گدی بنانے کا موجب ہے۔

ملاحظہ ہو مضمون مولوی محمد علی صاحب بعنوان چند کھلی کھلی باتیں مندرجہ اخبار پیغام صلح ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء

اس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ گدی کا مفہوم تو یہ ہے۔ کہ کوئی خلیفہ وقت اپنے بعد اپنے بیٹے کے لئے جانشین ہونے کی وصیت کر دے۔ اس صورت میں خلافت وراثت کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب تک جماعت احمدیہ میں کسی خلیفہ کے ہاتھ سے ایسی صورت پیدا نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی فرد کا خلیفہ مقرر ہو جانا ہرگز ہرگز گدی بننے کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اگر مامور کی اولاد سے کسی کا خلیفہ ہونا گدی بننے کا موجب ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ مامور کی اولاد سے ہونا گویا ایک جرم ہوا جس کے نتیجے میں امامت جیسی اہم نعمت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ عجیب بات ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو امامت ملنے پر خدا سے یہ کہیں ومن ذریتی۔ کہ میری ذریت کو بھی امامت ملے۔ مگر غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے حضرت فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود احمد کے خلیفۃ المسیح الثانی مقرر ہونے کو گدی بننے کا موجب قرار دیں۔

پیر پرستی کا اعتراض

دسواں اعتراض آج کل سب سے بڑا اعتراض جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت پر کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں پیر پرستی ہوتی ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس لعنت سے بکلی پاک ہے۔ اور خدائے واحد کے سوا کسی مخلوق کی پرستش جائز نہیں سمجھتی۔ ہاں اگر غیر مبائعین کے نزدیک ہماری خلیفہ وقت کی کامل اطاعت ہمارا ایسا جرم ہے۔ جس کی بناء پر وہ ہم پر پیر پرست ہونے کا فتوے لگاتے ہیں۔ تو اس جرم کا ہمیں اعتراف ہے۔ لیکن غیر مبائع دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے امام کی اطاعت کا حکم خود قرآن مجید اور احادیث میں ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ من یعص الامیر فقد عصانی کہ جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

خلیفہ پر اعتراض کرنے والے پر لعنت

غیر مبائعین کا آجکل سب سے زیادہ زور اس بات پر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا ایک خواب یوں فرمایا ہے۔ کہ

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ الفضل ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء

غیر مبائعین اس خواب کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ خلیفہ صاحب نے سچے اعتراض کرنے والے کو بھی لعنت اور تباہی کی دھمکی دی ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح پر اعتراض اس نیت سے کریگا کہ آپ کی خلافت کے خلاف پروپیگنڈا کرے تو یقیناً وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہونا چاہیئے کیونکہ جسے خدا تعالےٰ خود خلیفہ مقرر کرے اس کے لئے وہ غیرت بھی بہت رکھتا ہے۔ دیکھو اجتہادی غلطیاں تو انبیاء سے بھی ہو جاتی ہیں۔ پس خلفاء سے اجتہادی غلطی کا صدور بدرجہ اولیٰ ممکن ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی نبی کی اجتہادی غلطی کو اس نیت سے پیش کرتا پھرے کہ نبی کی نبوت کے خلاف پروپیگنڈا کرے تو یقیناً غیر مبائعین بھی مجھ سے متفق ہوں گے۔ کہ ایسے شخص کا یہ فعل اسے مورد لعنت بنائیگا اور اس کی روحانیت کو تباہ و برباد کر دیگا۔ یہی حال خلیفہ کے خلاف اعتراضات کا ہے۔

پس یہ بات سراسر معقول ہے۔ کہ سچے اعتراضات خلافت پر کرنے والا چونکہ نظام خلافت کو ضعف پہنچاتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ فعل یقیناً خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خود فرما چکے ہیں۔ خدا کا رسول غلطی کر سکتا ہے۔ اور ہزارہا فیصلوں میں سے ایک فیصلہ اس کا نادرست ہو سکتا ہے۔ تو میرے لئے ہزار میں سو کا غلط ہونا ممکن ہے۔ لیکن باوجود اس کے اگر کوئی یہ کہتا پھرے کہ اس نے فیصلہ غلط کیا یا فلاں غلطی کی چاہے وہ غلطی ہی ہو۔ پھر بھی خدا اسے پکڑے گا۔

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۴ نومبر ۱۹۳۷ء)

غیر مبائعین بتائیں۔ کہ نبی غلط فیصلہ کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کر سکتا ہے۔ تو اس کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے والا بلکہ اسے نبی کی غلطی قرار دے کر اعتراض کرنے والا کس بات کا مستحق ہوگا۔ کیا اس کا یہ فعل پسندیدہ ہوگا۔ دیکھو نبی کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے والے کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما

کہ تیرے رب کی قسم اے نبی یہ لوگ تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ اپنے جھگڑوں میں تجھے حکم بنائیں۔ اور پھر تمہارے فیصلے کے خلاف اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ بلکہ اسے اچھی طرح تسلیم کر لیں

جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔

”عیب شماری کی بیماری چھوڑ دو اس سے خدا کی پناہ مانگو اور ان باتوں سے الگ ہو جاؤ۔ جو جماعت کو کمزور کرنے والی ہیں۔ دنیا میں کوئی کام نہیں جہاں نقص نہ ہوں۔ اگر اسباب میں لگے رہو گے تو کام کیا کرو گے اعتراض کرنے کو مقصد قرار دے لو گے تو پھر اصل کام تو گیا۔ پس نکتہ چینی سے بچو اور قوم کے فیصلہ کے خلاف ہر بات کو رد کر دو۔ پیغام صلح ۱۲ جون ۱۹۳۷ء

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

خدا نے ... کسی کی غیر حاضری میں اس کے خلاف سچی بات کرنے کو بھی روک دیا ہے۔ پیغام صلح ۲۷ اپریل ۱۹۳۷ء

غور فرمایئے مولوی صاحب نکتہ چینی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کاموں میں نقص مانتے ہیں۔ مگر نکتہ چینی کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ کسی کی غیر حاضری میں سچی بات کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ خدا نے اس کے کہنے سے روک دیا ہے اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس سے جماعت کمزور ہوتی ہے۔

پھر ایسے ہی خطرات کے پیش نظر اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلافت پر اعتراضات اور نکتہ چینی کرنے سے باز رہنے کی تلقین کریں تو غیر مبائعین کے نزدیک یہ امر قادیانیوں کی پیر پرستی بن جاتا ہے۔ (تمت)

قاضی محمد نذیر لائل پوری

دھاریوال میں احراری مولوی سے کامیاب مناظرہ

۱۲- صلح (جنوری) کو جماعت احمدیہ فتح پورہ دھاریوال اور غیر احمدیوں میں ایک مناظرہ ہوا۔ معزز غیر احمدیوں کے کہنے پر موضوع اجراء نبوت غیر تشریعی مقرر ہوا۔ احراری مولوی محمد حیات صاحب کے اصرار پر وقت صرف ڈیڑھ گھنٹہ مقرر ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے جناب سید اولاد حسین صاحب صدر تھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری مولوی فاضل صدر مقرر ہوئے۔ مناظرہ نہایت امن سے ہوا۔ سامعین پر احمدی مناظر مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کے بیان کردہ دلائل آیات و احادیث کا خاص اثر تھا۔ مناظرہ کے خاتمہ پر احمدی صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کی کہ اس طرح پر امن طریق پر حیات مسیح پر بھی مناظرہ کر لیا جائے۔ مگر غیر احمدی مناظر مولوی محمد حیات صاحب نے صاف انکار کر دیا۔ مناظرہ کے بعد دو افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ

(نامہ نگار)

تفسیر کبیر کی خریداری کی اطلاع دینے والے اصحاب سے گزارش

تفسیر کبیر کے لئے جن اصحاب نے آرڈر دے دیا ہے۔ لیکن قیمت ارسال نہیں فرمائی۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر وہ آرڈر کے مطابق نسخوں کی قیمت بہت جلد دفتر محاسب میں ارسال فرمائیں۔ تا کہ کتب حسب ہدایت بھیج دی جائیں۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخراجات ترسیل کتب بذمہ خریداران ہیں۔ لہٰذا احباب کرام قیمت ارسال کرتے وقت اخراجات ترسیل کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس طرح منگوانا چاہیں۔ اس کے مطابق اخراجات کے لئے بھی رقم ارسال فرمائیں۔

ایک کتاب کا وزن ۲ سیر ہے۔ احباب مطلع رہیں کہ بذریعہ وی۔ پی کتب ارسال کرنے کی صورت نہیں رکھی گئی بلکہ قیمت پیشگی وصول ہونے پر کتب ارسال کی جاتی ہیں۔ زیادہ تعداد میں کتب بذریعہ ریل منگانے میں آسانی ہوگی۔ اس صورت میں ریلوے سٹیشن کا نام بھی صاف طور پر تحریر فرما دیا کریں۔ نیز یہ کہ وہ کس لائن پر ہے۔ اگر آرڈر دینے والے اصحاب کی طرف سے جلد قیمت وصول نہ ہوئی۔ اور اس صورت میں ان کو تفسیر سے محروم رہنا پڑا۔ تو اس کی ذمہ واری ان پر ہی ہوگی۔ لہٰذا دوستوں کو قیمت کی ادائیگی میں بہت جلدی کرنی چاہئے

انچارج تحریک جدید

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

قبل ازیں کئی مرتبہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے متعلق توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ۱۱؍ الم تک ساڑھے پچیس ہزار میں سے صرف ۱۷۱۲۰/۴/۹ کی رقم وصول ہوئی ہے جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ ابھی ہلوں کی ادائیگی باقی ہے جس کی وجہ سے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا احباب بقیہ ماندہ چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہئے کہ اس کی وصولی کر کے جلد ہی مرکز میں بھجوائیں۔ ناظر بیت المال

احمدیہ دارالتبلیغ فتحگڑھ میں نقب زنی

کوتاہ اندیش مخالفین احمدیوں اور احمدی مبلغین کو تکلیف پہنچانے کے لئے آئے دن جس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیتے رہتے ہیں۔ ان سے ان لوگوں کی اخلاقی اور دینی حالت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حال میں احمدیہ دارالتبلیغ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض لوگوں نے نقب لگا کر کتابیں۔ پرانے فائل اور برتن وغیرہ چرائے ہیں*

لائق پوتے کی افسوسناک وفات

۹۔ نومبر ۱۹۴۰ء میرا لائق پوتا میاں بشیر احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بارہ سال بیمار رہنے کے بعد اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی ایک بیوہ۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ اللہ تعالے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم پابند نماز صابر۔ شاکر۔ نہایت ہی زیرک تھا۔ اس نے بڑے حوصلہ اور استقلال سے گیارہ سال بیماری کے گزارے مرحوم دعاؤں کا بہت قائل تھا۔ کہا کرتا تھا۔ میں دعاؤں کی برکت سے ہی اب تک زندہ ہوں۔ روزمرہ تلاوت قرآن شریف کے بعد اخبار الفضل اور دیگر سلسلہ کے رسائل اور کتب بارہ بجے دن تک زیر مطالعہ رکھتا۔ دنیوی امور میں بڑا اعتنا کرتا اور دینی امور میں پُرجوش مبلغ تھا۔ بہت سے رشتہ داروں اور احباب کے خطوط مرحوم کی تعزیت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کے آئے۔ میں سب صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ سب احباب براہ مہربانی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان بالخصوص مرحوم کی بیوی اور والدین اور برادران اور ہمشیرہ کو صبر جمیل عطا کرے۔

مرحوم ابھی طالب علم ہی تھا۔ اور کالج میں پڑھتا تھا۔ کہ اس نے اعلےٰ درجہ کی دینی و دنیوی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ میں نے اپنے دل میں یہ امید باندھی ہوئی تھی۔ کہ میرے بعد بشیر احمد جماعت کی خدمت کرے گا۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

خاکسار عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

بیسویں صدی کا دجال اور اس کا کتا

سنگا پور۔ ۱۰۔ جنوری ملایا کے ہر گاؤں اور قصبے نے بی۔ بی۔ سی سے پہلی مرتبہ ملایا کی زبان میں تقریر سنی۔ جو لنڈن سے خاص ملایا والوں کیلئے سر رچرڈ ونسٹیڈ نے کی۔ سر رچرڈ ۳۵ برس ملایا میں رہے ہیں۔ انہوں نے ملایا کی زبان اور محاوروں میں جنگ کے حالات سنائے۔ انہوں نے کہا۔ ملایا کے باشندوں نے دجال اور اس کے کتے کے متعلق جو نظریہ قائم کیا ہوا ہے۔ وہ ہٹلر اور مسولینی پر صحیح اترتا ہے۔ ہٹلر دجال ہے۔ اور مسولینی اس کا "کتا"۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری امریکہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ میں ایک نیا معاہدہ ہوا ہے جس کے رو سے امریکہ مغربی کرۂ ارض کے برطانی مقبوضات میں آٹھ ہوائی اور بحری اڈے تعمیر کرے گا۔ حکومت برطانیہ نوے سال کے لئے اسے امریکہ کے حوالہ کر رہی ہے۔

استنبول ۱۲ جنوری۔ سمرنا میں خوفناک زلزلہ آیا جس کے ساتھ زمین کے نیچے سے خوفناک آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ عمارتوں کو کافی نقصان پہونچا۔ مگر اتلاف جان بالکل نہیں ہوا۔

پشاور ۱۲ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ ایک قبائلی گروہ پی۔ ڈبلیو ڈی کے ایک ہندو ایس ڈی او اور ایک مسلمان اوورسیر کو پکڑ کر لے گیا تھا اب ہندو کی لاش ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے چالیس میل کے فاصلہ پر پڑی ملی ہے۔

ٹوکیو ۱۲ جنوری۔ جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت نے جاپان کے اقتصادی مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔ اب ان جزائر کے پٹرول پر جاپان کا کنٹرول ہوگا۔

کلکتہ ۱۲ جنوری۔ بنگال کے ایک لیڈر نے اپیل کی ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں بیکاروں کی گنتی بھی معلوم کی جائے کیونکہ صحیح تعداد کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بہت کچھ مشکلات پیش آتی رہتی ہیں۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کل دن اور رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے ناروے سے لے کر شمالی اٹلی کے علاقہ تک زنانے کے حملے کئے۔ جرمن علاقہ میں تجارتی جہازوں کے ایک قافلہ اور توپوں کی چوکیوں پر بم برسائے۔ دو جہازوں پر بم لگتے دیکھے گئے۔ رات کے وقت شمالی اٹلی پر حملے کئے گئے۔ جہاں پرسوں رات بھی کئے گئے تھے جرمن علاقہ پر حملہ کرنے والوں میں سے دو جہاز واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ البانیہ کے اطالوی کمانڈر جنرل سوڈو نے بھی استعفےٰ دیدیا ہے۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یہ استعفےٰ خرابیٔ صحت کی بنا پر ہے۔ مگر دراصل یہ بھی بہت سے دیگر جرنیلوں کی تقلید ہے جو پہلے استعفےٰ دے چکے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

البانیہ میں پرٹلین کے پاس شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ یونانیوں کے سخت حملوں کی وجہ سے اطالویوں نے اپنی زبردست مورچہ بندیاں خالی کر دی ہیں۔ ابھی اس شہر پر یونانیوں کے قبضہ کی خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ان مورچوں پر یونانیوں نے یکدم دھاوا بول دیا۔ اور جو اطالوی قید کئے ان کی حالت بہت خراب پائی۔ کل رات انگلینڈ پر ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اور خطرہ ایک گھنٹہ تک رہا۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ مسٹر ولکی نے بھی جو امریکہ کی صدارت کے امیدوار تھے مگر ناکام رہے۔ اس بل کی حمایت کی ہے۔ جو برطانیہ کی امداد کے لئے کانگرس کے سامنے پیش ہے آپ بہت جلد انگلستان آ رہے ہیں۔ تا سارے حالات کا خود مطالعہ کریں۔ برطانیہ کی امداد کے لئے جو کمیٹی وہاں مقرر ہے اس کے چیرمین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر برطانیہ کی امداد کے رستہ میں امریکہ کے کوئی قوانین حائل ہوں۔ تو انہیں فوراً منسوخ کر دینا چاہئیے۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ جرمن طیاروں نے کل رات لنڈن پر آتش گیر بم پھینکے۔ جن سے کچھ نقصان ہوا۔ کئی جگہ آگ فوراً بجھا دی گئی۔ بعض اور علاقوں میں بھی حملے کئے گئے۔ مگر نقصان زیادہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ جرمنی سے ایک سرکاری اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ آج صبح انگریزی جہازوں نے جنوبی جرمنی میں بہت سے بم برسائے۔ اٹلی نے بھی مان لیا ہے کہ انگریزی جہازوں نے بیٹورن وینس اور سسلی پر چھاپے مارے

لنڈن ۱۳ جنوری۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل دن اور رات کے وقت دشمن کے فوجی مقامات پر بڑے زور سے بم برسائے گئے۔ دشمن کی دو تارپیڈو کشتیاں سمندر میں جا رہی تھیں کہ ہمارے جہازوں نے انہیں دیکھ لیا۔ اور وہ ان پر جھپٹ پڑے۔ دو اور چھوٹے جہازوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔ کچھ اور جہازوں نے ناروے کے سمندر میں تجارتی جہازوں پر حملہ کیا۔ فرانس کے جرمن علاقہ میں بھی کئی ہوائی اڈوں پر حملے کئے گئے۔ جن سے کافی نقصان ہوا انگریزی جہازوں کے ایک اور دستہ نے برسٹ کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اور کئی دھماکے سے پھٹنے والے بم اور آگن گولے برسائے۔ جن سے متعدد مقامات پر آگ لگ گئی۔ اٹلی پر ہمارے جہاز دو راتوں سے لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ ان حملوں کے بعد صرف تین جہاز واپس نہیں آسکے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ البانیہ کے اطالوی کمانڈر جنرل سوڈو کی جگہ اب جنرل کیویرے کو مقرر کیا گیا ہے۔ مسولینی البانیہ میں تین ماہ کے اندر تین کمانڈر بدل چکا ہے۔ اب اطالویوں کے پاس جرنیلوں کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ کیونکہ بارہ جرنیل لیبیا میں مارے گئے۔ اور کئی ایک اپنے عہدے چھوڑ چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ فیسٹ پارٹی اور اطالوی فوج میں پھوٹ بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ ابی سینیا کے سابق بادشاہ ہیل سلاسی نے جو آجکل خرطوم میں ہیں۔ اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اطالویوں نے عدیس آبابا میں اپنی فتح کا جو جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ میں اسے اکھاڑ کر پھینک دوں گا۔ اور ابی سینیا کی آزادی کا جھنڈا عدیس آبابا میں لہراؤں گا۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ چین اور روس میں ایک دوسرے کو مال کے بدلے مال دینے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ جاپان کے اخبارات اس بات پر بہت افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں۔ کہ روس جاپان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی اٹلی اور جاپان میں سمجھوتہ ہو جانے کے بعد ہم اس انتظار میں تھے۔ کہ جاپان اور سوویٹ روس میں تعلقات اچھے ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تک ہماری یہ امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔ برطانیہ کی مدد کے لئے امریکن کانگرس کے سامنے جو بل پیش ہے۔ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے جاپانی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ اگر یہ بل پاس ہو گیا۔ تو جاپان امریکہ کو لڑائی کا کھلا چیلنج دیدیگا۔ ہمیں چاہئیے کہ ہم ہر قسم کے حالات کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔

دہلی ۱۳ جنوری۔ ہندوستان آجکل پہلے سے بہت زیادہ مال باہر بھیج رہا ہے۔ چنانچہ ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اپریل سے نومبر ۱۹۴۰ء تک گذشتہ سال کے انہی مہینوں کے مقابلہ میں آٹھ کروڑ ستر لاکھ روپیہ کا مال دوسرے ملکوں کو زیادہ بھیجا گیا۔ اس عرصہ میں بیرونی ممالک سے اتنا ہی مال منگوایا گیا۔ جتنا گذشتہ سال منگوایا گیا تھا۔ ہندوستان سے جاپان کو دو کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ کا مال امسال کم بھیجا گیا ہے۔ کھانڈ۔ چاول۔ کافی اور مونگ پھلی بھی پہلے سے کم ہندوستان سے باہر گئی۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ طبرق کے گرد ہماری فوجیں ایسی جگہ ڈیرہ جمائے بیٹھی ہیں۔ جہاں سے وہ اطالوی مورچوں پر بڑی آسانی کے ساتھ گولے برسا سکتی ہیں۔ چنانچہ اب اطالوی مورچوں پر زور سے گولہ باری شروع ہے۔ ادھر طبرق سے ستر میل کے اندر اندر جتنے ہوائی اڈے تھے۔ ان سب کو انگریزی ہوائی جہازوں نے متواتر حملوں سے نکما کر دیا ہے۔ طبرق کے مغرب میں پچاس میل دور ایک اور ہوائی اڈہ پر بھی انگریزی جہازوں نے حملہ کیا۔ ایک انگریز ہوا باز کا بیان ہے۔ کہ اس نے کئی جگہ ٹوٹے پھوٹے اطالوی جہاز دیکھے۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ فوجی ضرورتوں کے پیش نظر بمبئی کے کارخانوں کو ۷۵ لاکھ روپیہ سے زیادہ کے آرڈر دئیے گئے ہیں

رامپور ۱۳ جنوری۔ رامپور میں ایک نیا بجلی گھر کھولا گیا ہے۔ جس پر آٹھ لاکھ سے زیادہ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ افتتاح کے موقعہ پر نواب صاحب نے حکومت برطانیہ کے سمندری بیڑہ کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ اس بیڑے کی وجہ سے بجلی گھر کی کلیں سمندر پار سے سلامتی کے ساتھ یہاں پہنچ گئی ہیں

دہلی ۱۳ جنوری آج صبح ہز ایکسی لینسی وائسرائے مع ہر ایکسیلنسی لیڈی لنلتھگو راجکوٹ سے جام نگر پہنچ گئے ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی